

کیا طالبان نے القاعدہ کو افغانستان کے اندر اور باہر ملا عمر حفظہ اللہ کی یا القاعدہ کی

اپنی بیعت لینے کی اجازت دی ہے؟

یہ تحریر پڑھنے سے پہلے یہ ذہن میں رکھنا ہو گا کہ اہل سنت والجماعت کے منہج میں کتاب و سنت سلف صالحین کے فہم کے ساتھ سب سے مقدم ہے۔ یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیے کہ ہم حق کو شخصیات یا تنظیموں سے نہیں پہچانتے بلکہ حق کی پہچان کتاب و سنت اور سلف صالحین کے فہم کے ذریعے سے کرتے ہیں۔ جب حق کی پہچان ہو گئی تو ان شاء اللہ اہل حق کی پہچان آسان ہے۔ کوئی بھی ہو، امیر المؤمنین شیخ ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ، شیخ ایمن الظواہری وفقہ اللہ، شیخ اسامہ رحمہ اللہ، ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ یا کوئی بھی ہو، ہم ان کے اقوال، عقیدہ و منہج کو کتاب و سنت پر ہی پرکھیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اس لیے یہ دلیل نہیں بن سکتی کہ فلاں نے بھی تو یہ کام کیا تھا۔ اگر بالفرض شیخ اسامہ رحمہ اللہ یا شیخ ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ یا شیخ ایمن الظواہری وفقہ اللہ یا ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے کوئی کام کتاب و سنت کے موافق کیا تھا تو ہم اسکی تائید کریں گے اور اگر کوئی کام شرع کے مخالف نظر آیا تو ہم اسے رد کر دیں گے

ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے عید الاضحیٰ 1435 ہجری پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا
"لإنّ الإمارة الإسلامية تبذل مساعيها لتحقيق الأهداف السالفة الذكر بتوطيد العلاقات الإيجابية بالجهات العالمية. وقد أبلغت الإمارة رسالتها للعالم، فيما يتعلق بسياساتها المستقبلية، عن طريق وسائل إعلامها، وعن طريق مكتبها السياسي ويجدر بالذكر أنّ إقامة العلاقات، على الصعيد السياسي، بالجهات الخارجية، والداخلية، تنحصر بال مكتب السياسي للإمارة الإسلامية ولا يحق لأيّ شخص أو جهة إقامة علاقات سياسية باسم الإمارة الإسلامية بأية جهة خارجية أو داخلية دون إذن قيادة الإمارة الإسلامية)"

ترجمہ: "امارت اسلامیہ عسکری کوششوں کے ساتھ ساتھ بااعتماد عالمی جہات کے ساتھ مثبت

روابط قائم کر کے بلند اہداف تک رسائی کی کوششیں کر رہی ہے۔ ہم نے اپنی آئندہ کی پالیسی کے حوالے سے اپنے نشریاتی ذرائع اور سیاسی دفتر کے ذریعے عالمی دنیا کو اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔ سیاسی حوالے سے تمام بیرونی اور داخلی حلقوں سے رابطوں اور تعلقات کا قیام صرف اور صرف سیاسی دفتر کی ذمہ داری ہے۔ قیادت کی اجازت کے بغیر کسی شخص یا ادارے کو امارت اسلامیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے کسی بیرونی یا اندرونی فریق سے روابط قائم کرنے کا حق نہیں۔"

دیکھیے بیان کا انٹرنیٹ صفحہ

<http://bit.ly/1rGPIm1>

اسی طرح 19 اکتوبر 2014 کو ایک بیان امارت اسلامیہ افغانستان نے جاری کیا جس میں کہا گیا "وحدد أمير المؤمنين تأكيده على أنه سينذل جهوده السياسية إلى جانب الجهود العسكرية والجهادية لتحقيق أهداف الجهاد المقدس ويطمئن على أنه أبلغ للعالم عبر وسائله الإعلامية المتاحة وعبر المكتب السياسي واعتبر المكتب السياسي القناة والوسيلة الوحيدة للربط بين الإمارة الإسلامية والعالم الإسلامي." ترجمہ: جناب قائد اصرار فرماتے ہیں کہ مقدس جہاد کے عظیم اہداف کی تحقیق کی راہ میں فوجی سرگرمیوں کیساتھ ساتھ سیاسی جدوجہد کو بھی جاری رکھے۔ (ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ) اس بات سے مطمئن ہے کہ اپنی آئندہ پالیسی کے متعلق اپنے نشراتی امکانات اور سیاسی دفتر کے ذریعے دنیا کو اپنا پیغام پہنچایا ہے اور سیاسی دفتر کو امارت اسلامیہ اور دنیا کے درمیان واحد یقینی ذریعہ کہا ہے۔

دیکھیے امارت اسلامیہ کی ویب سائٹ پر بیان

<http://bit.ly/1rZBYmj>

ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ افغانستان کے اندر اور باہر دیگر جہات سے تعلقات صرف اور صرف امارۃ اسلامیہ افغانستان کے مکتب سیاسی کا کام ہے، اور امارت اسلامیہ افغانستان کے زیر امر کسی شخص یا جہت (جماعت / گروہ) کو حق نہیں کہ وہ امارۃ اسلامیہ افغانستان کا نام استعمال کرتے ہوئے کسی سے سیاسی تعلقات قائم کرے۔

تنظیم قاعدۃ الجہاد نے ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بیعت کی ہوئی ہے یعنی اپنی امارت سے دستبردار ہوتے ہوئے ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی امارت میں آچکے ہیں۔ امارت اسلامیہ افغانستان نے افغانستان کے اندر اور باہر سیاسی تعلقات بنانے کا حق صرف اور صرف امارت کے مکتب سیاسی کو دیا ہے۔ اس موقف کے بعد تنظیم قاعدۃ الجہاد کے پاس کیا گنجائش بچتی ہے کہ وہ دنیا کے دیگر خطوں میں "بذاتِ خود" دیگر جماعتوں سے نہ صرف تعلقات قائم کرے بلکہ انکو اپنی بیعت میں لے یا ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی تجدید بیعت کرائے کیونکہ انکے اس عمل پر چار اعتراضات وارد ہوتے ہیں

اعتراض اول۔ کیا امارت اسلامیہ افغانستان نے اپنے مکتب سیاسی کے علاوہ تنظیم قاعدۃ الجہاد کو یہ اختیار اور ذمہ داری دی ہے کہ وہ دنیا کے دیگر خطوں کی جماعتوں سے نہ صرف تعلقات قائم کرے بلکہ انکو اپنی بیعت میں لے یا ان سے ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بیعت لے؟ اور اگر یہ ذمہ داری القاعدہ کو دی گئی ہے تو

اسکا ثبوت؟- کیا ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے اپنی بیعت لینے کے لیے القاعدہ کو وکیل مقرر کیا ہے؟ بلکہ ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے اس بیان سے تو اسکی نفی ہوتی ہے کہ ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے تنظیم القاعدہ کو اسکی اجازت دی ہوئی ہے۔ دیکھیے یہ الفاظ "ويجدر بالذكر أنَّ إقامة العلاقات، على الصعيد السياسي، بالجهات الخارجية، والداخلية، تنحصر بالمكتب السياسي للإمارة الإسلامية"

ترجمہ: "سیاسی حوالے سے تمام بیرونی اور داخلی حلقوں سے رابطوں اور تعلقات کا قیام صرف اور صرف سیاسی دفتر کی ذمہ داری ہے"

امارت اسلامیہ کی طرف سے 9 اکتوبر 2014 کو نشر کردہ بیان میں ان الفاظ کی تشریح اس طرح کی گئی ہے "ويطمئن على أنه أبلغ للعالم عبر وسائله الإعلامية المتاحة وعبر المكتب السياسي واعتبر المكتب السياسي القناة والوسيلة الوحيدة للربط بين الإمارة الإسلامية والعالم الإسلامي."

ترجمہ:- (ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ) اس بات سے مطمئن ہے کہ اپنی آئندہ پالیسی کے متعلق اپنے نشراتی امکانات اور سیاسی دفتر کے ذریعے دنیا کو اپنا پیغام پہنچایا ہے اور سیاسی دفتر کو امارت اسلامیہ اور دنیا کے درمیان واحد یقینی ذریعہ کہا ہے۔

یعنی امارت اسلامیہ نے ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے بیان کا جو مفہوم سمجھا وہ بھی یہی ہے کہ بلا استثناء مکتب سیاسی کے علاوہ کسی کو باقی دنیا سے تعلقات بنانے کی اجازت نہیں۔

اگر اس اصول سے تنظیم القاعدہ کو استثناء حاصل ہے تو طالبان نے اس استثناء کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ اگر واقعی تنظیم القاعدہ کو اس اصول سے استثناء حاصل ہے تو اسکا ثبوت؟

اعتراض دوم۔ چونکہ تنظیم قاعدۃ الجہاد نے اپنی امارت ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کو تسلیم کر دی ہوئی ہے، اس اصول کے تحت اگر بیعت ہو سکتی ہے تو ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ ہی کی ہو سکتی ہے، امیر تنظیم القاعدہ کی نہیں ہو سکتی۔ پھر تنظیم القاعدہ کا اپنی بیعت لینے کا کیا جواز بنتا ہے؟ (جیسے تنظیم القاعدہ فی بلاد المغرب الاسلامی نے کچھ عرصہ پہلے شیخ ایمن الظواہری کی سمع و طاعت کی تجدید بیعت کی)

اعتراض سوم۔ بیعت دو طرفہ ہوتی ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک جماعت خود ہی کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا دعویٰ کر دے، بلکہ شرعاً جسکے ہاتھ پر بیعت ہو رہی ہے اسکا اس بیعت کو قبول کرنا بھی ضروری ہے۔ پچھلے کچھ عرصے سے تنظیم القاعدہ مسلسل افغانستان سے باہر، دنیا کے مختلف علاقوں میں اپنی شاخوں کو ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ سے بیعت کرانے کا دعویٰ کر رہی ہے (مثلاً یمن، شام، صومالیہ، مغرب اسلامی اور برصغیر میں)۔ کیا ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے القاعدہ کو یا امیر القاعدہ کو اپنی بیعت لینے کے لیے وکیل مقرر کیا ہے؟ کیا ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے یہ تمام بیعتیں قبول کیں؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو اسکا ثبوت؟ بلکہ مندرجہ بالا بیانات سے ان تمام بیعتوں کی نفی ثابت ہو رہی ہے کیونکہ ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے کسی کو امارت اسلامیہ افغانستان کا نام استعمال کرتے ہوئے کسی سے سیاسی تعلقات بنانے کی قطعاً اجازت نہیں دی۔

اعتراض چہارم۔ جب ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے مکتب سیاسی کے علاوہ کسی پلیٹ فارم / جماعت / گروہ کو تعلقات بنانے کی اجازت نہیں دی تو پھر القاعدہ کون ہوتی ہے دولۃ الاسلامیہ پر اعتراض کرنے والی؟ اگر اعتراض بنتا بھی ہے تو ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کا بنتا ہے نہ کہ القاعدہ کا کیونکہ القاعدہ تو خود اپنی امارت سے ملا

محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے حق میں دستبردار ہو چکی ہے، القاعدہ کی حیثیت اب صرف ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے جنود / سپاہیوں کی ہے۔ ہاں القاعدہ کے افراد بحیثیت ایک مسلمان کے دولۃ الاسلامیہ پر اعتراض کر سکتے ہیں لیکن بحیثیت ایک جہادی جماعت کے وہ اعتراض نہیں کر سکتے۔

ازالہ شبہات

شبہہ اول: تنظیم القاعدہ امیر تنظیم القاعدہ (شیخ ایمن الظواہری وفقہ اللہ) کیلئے بیعتِ امارت نہیں بلکہ بیعتِ جہاد لیتی ہے (جیسے القاعدہ بر صغیر کا اعلان تاسیس) اور بیعتِ امارت ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کیلئے لیتی ہے، چنانچہ اعتراض رفع ہوا

جوابِ شبہہ: جب بیعتِ امارت ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے لیے ہو گئی تو بیعتِ جہاد بھی خود بخود ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے لیے ہو گئی کیونکہ جہاد تو امارت / حکومت کا جزء اور اسکے اعمال میں سے عمل ہے، جہاد امارت سے علیحدہ کوئی عمل نہیں کہ اس کے لیے علیحدہ سے بیعت ہوگی، بلکہ جہاد بھی امارت کے امیر کے تحت ہی ہوگا۔

اگر یہ کہا جائے کہ امیر تنظیم القاعدہ، اس دور میں امیر جہاد ہیں، تو اس بات کا ثبوت فراہم کرنا ہوگا کہ ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے امیر تنظیم القاعدہ کو امیر جہاد مقرر کیا ہے۔ تنظیم القاعدہ نے جب امارت اسلامیہ افغانستان کی بیعت کر لی ہے تو اسکا امیر خود سے امیر جہاد نہیں بن سکتا۔ اور اگر واقعی ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے امیر تنظیم القاعدہ کو امیر جہاد مقرر کیا ہے تو تمام جہاد، امیر جہاد کے تحت ہونا چاہیے۔ طالبان کی جہادی

ترتیبیں اس امیر جہاد کے تحت کیوں نہیں؟ اگر یہ کہا جائے کہ وہ غیر افغان کے لیے امیر جہاد ہیں تو غیر عرب مجاہدین کے مجموعے اور جماعتیں القاعدہ کے ماتحت کیوں نہیں؟۔ مثلاً الحزب الاسلامی الترکستانی، الحریکۃ الاسلامیہ اوزبکستان، تحریک طالبان پاکستان اور دیگر جو ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بیعت کا دعویٰ کرتی ہیں وہ کیوں اس بزعم خود امیر جہاد کے ماتحت کیوں نہیں؟

شبہ دوم: ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے سیاسی تعلقات بنانے کا کام امارت اسلامیہ کے مکتب سیاسی کو دیا ہے، جہادی تعلقات کوئی بھی بنا سکتا ہے لہذا اعتراض رفع ہوا

جواب شبہ: بنی اسرائیل کے متعلق حدیث میں آتا ہے

عن ابی ہریرۃؓ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ہلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون۔ صحیح بخاری ص ۴۹۱ ج ۱، واللفظ لہ، صحیح مسلم ص ۱۲۶ ج ۲، مسند احمد ص ۲۹۷ ج ۲

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے جب کوئی نبی فوت ہوتا ایک نبی اس کا جانشین بن جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور عنقریب میرے بعد کثرت سے خلفاء ہوں گے"

سیاست کا لفظ مندرجہ ذیل معنوں میں استعمال ہوتا ہے

- قیادت - یعنی کسی گروہ / جماعت / ریاست و حکومت کی قیادت کرنا - مثلاً بنی اسرائیل کی قیادت انبیا علیہم السلام کرتے تھے

- راہنمائی

- سدھارنا اور خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے آگے بڑھانا

- معاملات کا انتظام و انصرام

سائنس گھوڑا سدھارنے والے کو کہتے ہیں - سیاست کے مندرجہ بالا مطالب کی وجہ سے ہی سائنس کا لفظ قائد اور راہنما کے لیے بولا جاتا ہے -

جب ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے القاعدہ کو سیاست بمعنی قیادت و راہنمائی کے منصب کے قابل ہی نہیں سمجھا، انہیں عام جنود / سپاہی کے درجے میں رکھا ہے تو سیاسی تو چھوڑیے جہادی تعلقات بنانے کی ذمہ داری بھی انکو نہیں دی جاسکتی اور یہی تاویل و تفسیر امارت اسلامیہ کے عام بیان میں ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے بیان کی، کی گئی ہے، دیکھیے امارت اسلامیہ کے عام بیان کا یہ حصہ

"ويطمئن على أنه أبلغ للعالم عبر وسائله الإعلامية المتاحة وعبر المكتب السياسي واعتبر المكتب السياسي القناة والوسيلة الوحيدة للربط بين الإمارة الإسلامية والعالم الإسلامي."

ترجمہ :- (ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ) اس بات سے مطمئن ہے کہ اپنی آئندہ پالیسی کے متعلق اپنے

نشراتی امکانات اور سیاسی دفتر کے ذریعے دنیا کو اپنا پیغام پہنچایا ہے اور سیاسی دفتر کو امارت

اسلامیہ اور دنیا کے درمیان واحد یقینی ذریعہ کہا ہے -

اس بیان میں سیاسی دفتر کو امارت اسلامیہ اور دنیا کے درمیان واحد یقینی ذریعہ کہا ہے، یہاں سیاسی کی تصریح بھی موجود نہیں بلکہ عموم پر مطلب کو رکھا گیا ہے یعنی کل کے کل تعلقات و رابطے کی ذمہ داری سیاسی دفتر کی ہے

القاعدہ کے موقف میں تضاد

حقیقت یہ ہے کہ تنظیم القاعدہ کا موقف اپنے اندر عجیب تضادات رکھتا ہے۔ القاعدہ کا بڑا امیر (ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ) یہ کہ رہا ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان کے مکتب سیاسی کے علاوہ کسی کو اندرونی و بیرونی جہات سے تعلق قائم کرنے کی اجازت نہیں جس سے صراحتاً بھی اور اشارتاً بھی القاعدہ کا افغانستان سے باہر کے علاقوں میں نئی نئی بیعتیں لینا واضح طور پر امیر کی نافرمانی معلوم ہوتا ہے۔ یا تو القاعدہ یہ بات سمجھنا نہیں چاہتی کیونکہ اس صورت میں القاعدہ کا بیرون افغانستان سے خاتمہ ہو جائے گا، یا وہ صرف افغانستان کی حد تک اپنے آپ کو امارت اسلامیہ افغانستان کے تابع سمجھتی ہے اور باقی دنیا میں اپنے آپ کو آزاد سمجھتی ہے (حقیقت یہی ہے کہ القاعدہ کے اکثر لوگ آج سے محض چند سال قبل تک سب لوگوں کو یہی بتایا کرتے تھے کہ ہم افغانستان کے اندر طالبان کے پابند ہیں اور باہر آزاد ہیں)۔ لیکن افغانستان کے باہر اپنے آپ کو آزاد سمجھنا بھی اپنے اندر ایک تضاد رکھتا ہے۔ جب القاعدہ نے ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بیعت کر لی تو شرعاً اندر اور باہر کا سوال ختم ہو گیا۔ امیر کے اختیار میں یہ حد کیسے لگائی جاسکتی ہے کہ آپ اس علاقے میں ہمارے امیر ہیں اور اسکے باہر ہم آزاد ہیں الایہ کہ بیعت کرتے وقت یہ شرط لگا دی جائے اور بیعت لینے

والا امیر اس شرط پر راضی ہو جائے۔ لیکن القاعدہ نے ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بیعت کرتے وقت یہ شرط نہیں لگائی تھی۔

امارت اسلامیہ افغانستان کے بعض دیگر حالیہ بیانات سے اور مندرجہ بالا بیانات سے محسوس ہوتا ہے کہ طالبان نے اشارتاً القاعدہ کے اس دعوے کا انکار کیا ہے کہ ہم اور پوری دنیا میں ہماری شاخیں ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے زیرِ امارت ہیں۔ اور ہماری سٹریٹجی اور عملیات طالبان کے تحت اور ان کے مشورے سے ہوتے ہیں

خلاصہ

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ القاعدہ کے امیر ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے صرف امارت اسلامیہ افغانستان کے مکتب سیاسی کو افغانستان کے اندر اور باہر کسی بھی جہت سے سیاسی تعلقات بنانے کا اختیار دے رکھا ہے۔ القاعدہ کا ملا عمر حفظہ اللہ کے نام پر دنیا کے کئی خطوں سے بیعت کا قبول کرنا امارت اسلامیہ کے بیانات کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اب یہ القاعدہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے امیر ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے بیانات اور اپنے عمل میں اس تضاد کی وضاحت کرے۔

خلافتِ اسلامیہ پر القاعدہ جدیدہ کے اپنی بیعت میں ہونے کے الزام کا جواب

القاعدہ جدیدہ آج دولتِ اسلامیہ پر یہ الزام دھر رہی ہے کہ یہ ہماری بیعتِ سمع و طاعت میں تھے اور انہوں نے ہماری بیعت توڑی ہے۔ مندرجہ بالا بحث سے واضح ہے کہ تنظیم القاعدہ، امارتِ اسلامیہ

افغانستان کے ماتحت ہے اپنی جماعت کی بیعت نہیں لے سکتی۔ پس ثابت ہوا کہ تنظیم القاعدہ کے یہ دو دعوے کہ (1) ہم امارت اسلامیہ افغانستان کی بیعتِ سمع و طاعت میں ہیں اور (2) دولتِ اسلامیہ ہماری بیعتِ سمع و طاعت میں تھی یہ دونوں دعوے باہم متناقض ہیں یعنی اگر ایک کو مانا جائے تو دوسرے کی نفی ہو جاتی ہے اور اگر دوسرے کو مانا جائے تو پہلے کی نفی ہو جاتی ہے۔

اگر بالفرض القاعدہ جدیدہ یہ کہے کہ ہم امارتِ اسلامیہ افغانستان کی بیعتِ امارت میں ہیں، ہم اپنی تنظیم کی بیعتِ جہاد لیتے ہیں، اگرچہ اُن کے اس شبہ کا رد ہم اوپر کر چکے ہیں، لیکن بالفرض اس شبہ کو مان بھی لیا جائے تو بیعتِ جہاد محدود بیعت ہے، بیعتِ عامہ (حکومت کی بیعت) محدود نہیں اور دولۃ العراق الاسلامیہ جب قائم ہوئی تھی وہ شرعی امارت و حکومت کے طور پر قائم ہوئی تھی۔ پس جو تنظیم بیعتِ عامہ نہ لے سکتی ہو، محدود بیعت لیتی ہو، وہ ایسی امارت و حکومت جو بیعتِ عامہ پر قائم ہوئی، اسکو اپنی بیعت میں کیسے لے سکتی ہے؟ اس دلیل کو آسان الفاظ میں سمجھنا ہو تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک تنظیم (تنظیم القاعدہ)، کسی حکومت و امارت (دولتِ اسلامیہ) کو اپنے ماتحت یا اپنی بیعت میں کیسے لے سکتی ہے، کیونکہ تنظیم محدود و خاص ہے، حکومت و امارت عام ہے۔ مزید آسان الفاظ میں اگر سمجھنا ہو تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک حکومت کسی تنظیم کے ماتحت کیسے ہو سکتی ہے، کیونکہ تنظیمی چھوٹی چیز ہے، حکومت بڑی؟

پس ہم القاعدہ جدیدہ کو دعوت دیتے ہیں کہ اس مضمون میں اٹھائے گئے سوالات کا جواب دے۔

اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. آمين
(رواه مسلم 1/534)

ترجمہ: اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے
والے، غائب اور حاضر کو جاننے والے، اپنے بندوں کے درمیان تو ہی اس چیز کے متعلق فیصلہ کرے
گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے، حق کی جن باتوں میں اختلاف ہو گیا ہے تو اپنے اذن کے ساتھ مجھے حق
کی ہدایت دے دے، یقیناً تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ آمین

(یہ مسنون دعا صحیح مسلم کی روایت میں ہے)

اللهم اجعل هذا العمل خالصا لوجهك الكريم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ